ہین مسائل فقہیہ مین البتہ اختلاف ہی اور اختلاف علما کا رحمت ہی آور ہندوستان مین اکثر لوگ حنفی ہین لیکن ہر مسلمان سنی کو لازم ہی کہ جس مذہب مین ہو اوسکو دوسرے مذہب سے بہتر جانے اور اوس مذہب مین مستقل اور مضبوط رہے تذبذب خوب نہین ہی اور ایک مذہب کو چھوڑ کر دوسرا اختیار کرنا جب تک بہ علم کتاب اور سنت کے دوسرے مذہب کی ترجیح نہ دے سکے درست نہین ہی اور بے مرتبہ اجتہاد کے کسی مذہب کی پیروی نکرنا بھی صریح گمراہی ہی اور ان ائمہ کی پیروی عین اتباع رسول مقبول کا ہی اسواسطے کہ ان کا اجتہاد خلاف قرآن اور حدیث کے نہین ہی اور جو لوگ کہ مذہب اہل سنت سے عقائد مین خلاف کرتے ہین جیسے رافضی کہ اصحاب ثلثہ سے عداوت اور بغض رکھتے ہین اور دیدار خدا کے قائل نہین یا جیسے خارجی کہ اہل بیت سے دشمنی رکھتے ہین اور گناہ کبیرہ کرنیوالے کو کافر کہتے ہین اسیطرح بہتر فرقے ہین سب گمراہ اور ناری ہین اور اہل سنت و جماعت ناجی ہین اسواسطے کہ یہ لوگ عمل قرآن اور حدیث پر کرتے ہین اور اصحاب اور اہل بیت دونون کے پیرو ہین اور دونون سے محبت رکھتے ہین یا الٰہی خاتمہ کر تو میرا اوپر طریقے اہل سنت و جماعت کے **فائدہ** جو چیز فرض ہی اوسکا جاننا بھی اوسکے مکلف پر فرض ہی جو واجب ہی اوسکا جاننا بھی واجب ہی اور جو سنت ہی اوسکا جاننا بھی سنت ہی آور ہر ایک فرض اور واجب اور سنت دو قسم ہی ایک عین ہی وہ یہ کہ ہر شخص کے نسبت اوسکے کرنیکا حکم ہو دوسرے کفایہ وہ یہ کہ اگر تھوڑے لوگ کرین تو سب کے ذمے سے ساقط ہو اور اگر کوئی نکرے تو سب گنہگار رہون مثال فرض عین کی جیسے نماز پنجوقتی ہی یا سیکھنا مسائل ضروری نماز روزے کے یا سیکھنا قرآن کا بقدر تین آیت چھوٹی یا ایک آیت بڑی کے اور مثال فرض کفایہ کی جیسے نماز جنازے کی اور علم فقہ اور اصول اور حدیث پڑھنا یا قرآن شریف حفظ کرنا مثال واجب عین کی جیسے نماز وتر اور عیدین کی ہی آور مثال واجب کفایہ کی جیسے غسل میت اور دفن کرنا اوسکا مثال سنت عین کی جیسے سنن موکدہ نماز کے ہین آور سنت کفایہ جیسے اعتکاف ہی آخر عشرہ رمضان شریف مین

فصل بیچ فضائل طہارت کے جاننا چاہیے کہ طہارت کہتے ہین پاکی کو بدن کو نجاست حقیقی اور حکمی سے اور پاکی کپڑے و شئی کو نجاست حقیقی سے نجاست حقیقی جیسے کہ بول و براز وغیرہ آور نجاست حکمی جیسے محدث

اور جنب ہونا اور طہارت کے بہت فضائل ہین سو اسلئے کہ نماز کہ افضل عبادات ہی بدون طہارت کے درست
نہین چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ یعنی تحقیق اللہ دوست
رکھتا ہی توبہ کرنیوالون کو اور پاک رہنے والون کو روایت ہی کہ آنحضرت کے زمانے مین مسجد قبا
کے رہنے والے استنجا کلوخ سے کرتے تھے اور بعد اوسکے پانی سے دھوتے تھے اللہ تعالی
نے اونکی مدح اور تعریف فرمائی فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ
یعنی اوس مسجد قبا مین ایسے مرد ہین کہ دوست رکھتے ہین پاک رہنے کو اور اللہ دوست رکھتا ہی
پاک رہنے والون کو نور الانوار مین لکھا ہی کہ ایک صحابی صالح نے وفات پائی حضرت رسول مقبول
اونکے دفن سے جب فارغ ہوئے وہ عذاب قبر مین مبتلا ہوئے حضرت اونکی بی بی کے پاس تشریف
لائے اور حال اونکے اعمال کا دریافت فرمایا اونھون نے عرض کیا کہ یہ بکریان چراتے تھے اور اوسکے
بول سے پرہیز نکرتے تھے اوسوقت حضرت نے فرمایا طلب پاکی کرو بول سے تحقیق اکثر عذاب قبر اوسی
سبب سے ہوتا ہی اسی واسطے در مختار مین لکھا ہی کہ قبر مین پہلے سوال طہارت سے ہوگا اور محشر مین پہلے سوال
نماز سے ہوگا حدیث مین وارد ہوا ہی طہارت جزو ایمان کی ہی بدون مسلمانی کی طہارت پر ہی **تنبیہ**
اس زمانے مین لوگون نے واسطے ترک نماز کے سبب طہارت کو بہانہ ٹھہرایا ہی اور مقصود و مطلب نہین سمجھتے ہین
کہ کیا ہی یعنی اگر کہین پر ذرا سی چھینٹ پیشاب وغیرہ کی کپڑے یا بدن پر پڑی یا پھوڑا پھنسی یا خارش کے
یا خون جاری ہی یا حدث ہر وقت صادر ہوتا ہی یا عارضہ جریان کا یا سلسل البول کا ہوتا ہی تو نمونے پاکی
کا حیلہ کرکے نماز چھوڑ دیتے ہین اور خدا سے نہین ڈرتے اور نہین جانتے کہ یہ بہانہ خدا کے سامنے
نہین چلنے کا اسواسطے کہ شارع نے یہ سب عذر رفع کر دیے ہین یعنی اگر نجاست غلیظہ درم سے کم ہو تو معاف
ہی اگر احتیاطاً دھووے فضیلت ہی اور اگر درم برابر یا زیادہ ہو اوسکا دھونا مشکل نہین اگر کوئی کپڑا دوسرا
سوای نجس کے میسر نہین اور پانی بھی واسطے دھونیکے نہین ملتا اوسی کو پہنے ہوے نماز درست ہی
اگر بالکل کپڑا میسر نہین ننگے نماز جائز ہی اگر پھوڑا پھنسی یا خارش تر رہتی ہی کہ بار بار آلودہ ہو جاتا ہی یعنی دھتا
پڑھتا ہی اور بچاؤ اوس سے نہین ہو سکتا اور خون اور ریم اور زرداب اپنی جگہ سے تجاوز نہین کرتا وہ

کپڑا نجس نہین ہوتا نہ وضو ٹوٹتا ہی اگر خون یا حدث وغیرہ جاری ہی ہر وقت وضو تازہ کرکے نماز درست ہی
اور اگر ایسا خون جاری ہی کہ ایک وقت کی نماز پڑھنے کی مہلت نہین ملتی اور کپڑے خون آلودہ مین
نماز پڑھے بعد اوسکے بدل ڈالے یا دھو ڈالے اسی طرح لوگ بسبب بیماری کے وضو اور غسل اور ناطاقتی
عذر کرکے نماز چھوڑ دیتے ہین حالانکہ حالت بیماری مین غسل اور وضو کے بدلے تیمم درست ہی اگر جنگل مین واقع
ہو اور نزدیک پانی پر سا قادر وضو کے نہین ہی اور کیچڑ ہی اور زمین بسبب تری ہونیکے قابل تیمم کے نہین اس
صورت مین مٹی کپڑے مین لگا کر ہوا مین خشک کرکے تیمم کرے اور اگر مٹی خشک نہین ہو سکتی تو
مٹی پر بھی بسبب لاچاری کے تیمم درست ہی اگر قیدخانے مین مٹی طاہر اور پانی نہین پاتا تو نماز یون
کی نقل بجا لاوے یعنی اگر زمین طاہر خشک ہی تو رکوع اور سجدہ کرے اور نہین تو کھڑے ہوکر رکوع اور سجدہ
کا اشارہ کرے بعد اوسکے پھر نماز قضا کرے اگر دونو ہاتھ کٹے ہین اور کوئی وضو اور تیمم کرانیوالا نہین ہی
تو موںھ اور دونو بچے دیوار پر نیت تیمم سے مل کر نماز پڑھے اور اگر دونون ہاتھ کہنی سے اور پانون ٹخنے سے
اور تمام موںھ مین زخم ہی بلا وضو اور تیمم نماز درست ہی اگر بسبب بیماری کے طاقت کھڑے ہونیکی نہین
بیٹھکر نماز پڑھے اور اگر یہ بھی قوت نہین لیٹے ہوئے اشارہ سے نماز پڑھے اگر جنگل مین ہی اور زمین
بسبب کثرت پانی یا نجاست کے قابل سجدہ کے نہین کھڑا ہوکر اشارہ سے نماز ادا کرے یہ سب مسائل معتبر
کتابون مین لکھے ہین غرض یہ ہی کہ جس بات کی شارع کی طرف سے رخصت ہی اوسمین اپنی طرف سے قصور کرکے
نماز چھوڑنا گمراہی اور بدبختی ہی اور قضا کرنا نماز کا سوای بیہوشی اور حیض اور نفاس کے کسی حال مین جائز نہین **فصل**
بیچ فضائل وضو کے حدیث مین وارد ہوا ہی کہ آنحضرت نے اپنے صحابہ سے فرمایا آیا مین تمکو ایسا عمل بتلاؤن کہ
جسسے تمہارے گناہ محو ہو جاوین اور درجہ بلند ہووے صحابہ نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا پورا کرنا
وضو کا جاڑے مین اور کثرت قدم کی طرف مساجد کے اور منتظر رہنا نماز کا بعد نماز کے اور اسمین تمکو ثواب
جہاد کا ہی اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جب وضو کرتا ہی بندہ مومن اور مضمضہ کرتا ہی نکل جاتے ہین یعنی معاف ہو جاتے ہین
گناہ اوسکے موںھ سے یعنی جیسے بہت ہنسا ہی یا بیفائدہ بات بولی ہی اور جب ناک مین پانی ڈالتا ہی نکل جاتے
ہین گناہ اوسکی ناک سے یعنی جیسے وہ چیز کہ لائق سونگھنے کے نہین سونگھتا ہی اور جب دھوتا ہی اپنے چہرہ کو

نکل جاتے ہین گناہ اوسکے چہرے سے یہان تک کہ کنارے آنکھون سے یعنی جیسے کسی نامحرم کیطرف
نگاہ کیا ہی اور جب دھوتا ہی اپنے ہاتھون کو نکل جاتے ہین گناہ اوسکے ہاتھون سے یہان تک ناخن کے
نیچے سے یعنی جیسے کسی چیز کو کہ پکڑنا اوسکا روا نہین ہی پکڑ لیا اور جب مسح کرتا ہی نکل جاتے ہین گناہ
اوسکے سر سے یہان تک کہ کان سے یعنی جیسے بیہودہ بات سنی ہو اور جب دھوتا ہی پانون کو نکل جاتے
ہین گناہ اوسکے پانون سے یہان تک کہ ناخن پانون سے یعنی جیسے گناہ کیواسطے چلا ہو اور جانا اوسکا طرف
مسجد کے اور نماز اوسکی فاضل ہوتی ہی اوپر معافی گناہ کے یعنی باعث زیادتی مرتبہ کا ہوتی ہی اور فرمایا حضرت
نے جو کوئی اچھی طرح وضو کرتا ہی نکل جاتے ہین سب گناہ اوسکے بدن سے یہان تک کہ ناخونکے نیچے سے یعنی
سب گناہ صغیرہ اوسکے عفو ہوجاتے ہین اور حدیث مین وارد ہوا ہی حضرت نے فرمایا مین پہلے ہونگا اوس
شخص کا کہ جسکو حکم سجدے کا ہوگا پس دیکھونگا مین آپکے سامنے یعنی پہچانونگا اپنی امت کو اور امتون سے
اسی طرح پیچھے سے اور داہنے سے اور بائین سے پہچانونگا ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ آپ اپنی امت
کو اور امتون مین سے کہ حضرت نوح کے زمانے سے لیکر آپکی امت تک ہین کیونکر پہچانینگے آپنے فرمایا میری امت کی
پیشانی اور ہاتھ اور پانون نشان وضو سے روشن ہونگے اور کوئی امت اس طرح نہوگی اور اونکے نامہ اعمال داہنے
ہاتھ مین دیے جاوینگے اور اونکی اولاد اونکے سامنے چلے گی پس جب ثابت ہوا کہ وضو کے ایسے فضائل ہین
تو اسمین قصور نکرنا چاہیے اور اچھی طرح سے وضو کرنا چاہیے اور ہمیشہ باوضو رہنا چاہیے

فصل ۵

بیچ بیان بعض مسائل وضو اور غسل اور تیمم کے جاننا چاہیے کہ وضو اور غسل مکہ معظمہ مین نماز کے ساتھ
فرض ہوا ہی چنانچہ بیان اسکا آویگا اور حضرت نے کبھی نماز بے وضو نہین پڑھی اور اگلی امتون مین بھی وضو فرض
تھا اور حکم تیمم کا بعد ہجرت کے آیا اور خصائص اس امت سے ہی چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ ہم بزرگی دیے گئے
اور آدمیون کے ساتھ تین امر کے گردانی گئین صفین ہماری مثل صف فرشتون کے یعنی جماعت کا حکم ہوا اور
اوسمین فضیلت ملی اور ہمارے واسطے تمام روی زمین مسجد گردانی گئی یعنی اگلی امت مین سوای عبادت خانون
کے اور جگہہ نماز جائز نتھی اور گردانی گئی مٹی واسطے ہمارے پاک کرنیوالی جب نپاوین پانی کو یعنی ہمکو حکم تیمم
کا ہوا اور سبب اونے حکم تیمم کا یہ ہی کہ غزوہ مریسیع مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کا گلوبند گم ہوگیا حضرت نے

آدمیون کو واسطے تلاش کے ہتھ رفرمایا اور توقف کیا یہانتک کہ وقت نماز کا پہونچا اور وہان پانی نتھا کہ وضو کرتے پس
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عایشہ پر غصہ کیا کہ تمنے روک رکھا حضرت کو اور مسلمانون کو
بغیر پانی کے اسی درمیان مین آیت تیمم کی نازل ہوئی ایک صحابی نے کہا کہ رحمت کرے آپ پر حق تعالی اے
عایشہ آپ سے ایسا کام ہوا کہ ظاہر مین لوگ مکروہ جانتے تھے مگر حق تعالی نے اوسمین بڑی کشادگی
آسانی سب مسلمانون کے واسطے کردی اور ایک ساعت کے بعد وہ گلوبند اونٹ کے نیچے مل گیا **مسئلہ**
وضو مین چار فرض ہین تمام مونہہ دھونا ہاتھ کہنیون سمیت دھونا مسح چوتھائی سر کا کرنا دونون پانون
ٹخنون سمیت دھونا جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَوٰةِ فَاغْسِلُوا
وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ یعنی اے ایمان والو
جب اٹھو نماز کو تو دھولو اپنے مونہہ اور ہاتھ کہنیون تک اور مل لو اپنے سر کو اور دھو پانون ٹخنون تک **سوال**
جو کوئی کہے اس آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ پانون کا بھی مسح کرنا چاہیے **جواب** اسکا یہ ہی کہ ارجلکم کے لام مین
دو قرارت ہین نصب اور جر پہلے قرارت کے موافق ایدیکم پر عطف ہوگا اور دھونا پانون کا شامل ہوگا اور مونہہ ہاتھ کے
ہوا دوسری قرارت کے مطابق روسکم پر عطف ہی اور مسح پانون کا مفہوم ہوتا ہی اور دو قرارت بمنزلہ دو آیت
ہی اور دونون پر عمل چاہیے اسواسطے موافق پہلی قرارت کے دھونا فرض ہی اور دوسری قرارت کے مطابق
جب پانون مین موزہ ہو مسح کرنا چاہیے اور حدیث شرح وتفسیر اسکی ہی **سوال** آیت سے مسح چوتھائی
سر کا نہین ظاہر ہوتا **جواب** قاعدہ عربی کا ہی کہ جب حرف با محل پر جیسے یہان روسکم پر داخل ہوتا ہی
تو بعض محل مراد ہوتا ہی اور سر کی چار طرف ہین اوسمین سے ایک طرف مراد ہی اور حدیث مین بیان واقع
ہی کہ پیشانی کی طرف مراد ہی اور زیادہ تحقیق اسکی بڑی کتابون مین ہی **سوال** دھونا داڑھی کا آیت سے
نہین ثابت ہوتا **جواب** جب داڑھی نکلے اوس چہرے کو کہ جس کا دھونا فرض تھا چھپا لیا خود
قائم مقام اوس چہرے کی ہوئی اسواسطے اوسکا دھونا جو متصل بشرہ ہی فرض ہی **سوال** وضو مین انھین
اعضا مذکورہ کے دھونے کی کیا تخصیص کی ہی **جواب** اسواسطے کہ یہی اعضا کھلے رہتے ہین پانون بھی
کپڑے مین چھپا رہتا ہی اور اونکے دھونے مین آسانی ہی بندون پر **مسئلہ** سنت وضو مین چودہ ہین شروع

نیت اور بسم اللہ کے ساتھ اور پہلے ہاتھ بند دست تک دھونا اور مسواک کرنا اسکے فضائل علیحدہ
بیان کیے جاوینگے اور مضمضہ کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا اور خلال کرنا داڑھی اور انگلیون ہاتھ اور
پانون کا اور تین بار دھونا ہر عضو کا اور مسح کرنا سب سر کا اور کان کا اور ترتیب اعضا وضو مین اور پے در پے
دھونا ہر عضو کا **سوال** واجبات وضو مین کیون نہین **جواب** بالاجماع غسل اور وضو مین کوئی واجب
نہین اسواسطے کہ واجب مثل فرض کے ہی عمل مین اور یہ بات سوای عبادات مقصودہ بالذات مثل نماز اور
روزہ کے دوسرے مین لائق نہین **سوال** ہاتھ دھونا بند دست تک اور مضمضہ اور ناک مین پانی ڈالنا سنت ہے
منہ دھونے پر کہ فرض ہے کیون مقدم کرتے ہین **جواب** واسطے دریافت اوصاف طہارت پانی کے کہ رنگ
اور مزہ اور بو ہی یعنی پہلے ہاتھ مین پانی لیگا کہ رنگ کیسا ہی پھر مضمضہ کریگا کہ مزہ کیسا ہے پھر ناک مین پانی لیگا
کہ بو کیسی ہی اگر سب وصف بہتر ہونگے تب فرض ادا کریگا اور اگر کسی مین قصور ہوگا تو اس پانی سے وضو نکریگا مسئلہ
فرض غسل کے تین ہین مضمضہ کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا اور تمام بدن دھونا حق تعالی فرماتا ہی وان کنتم جنبا
فاطهروا یعنی اور اگر تمکو جنابت ہو تو خوب طرح پاک ہو **سوال** مضمضہ اور ناک مین پانی ڈالنا وضو مین سنت کر
غسل مین کیون فرض ہی **جواب** منہ مین دو اعتبار ہین باعتبار منہ بند کرنے اور روزہ دار کے تھوک نگلنے سے روزہ
نجانے کے منہ اعضای باطنی کا حکم رکھتا ہی اور باعتبار منہ کھولنے اور جواز روزہ دار کے مضمضہ کرنیکے اعضای ظاہری کا حکم
رکھتا ہی پس وضو مین کہ فقط دھونیکا حکم ہی منہ کا پہلا اعتبار یعنی اعضای باطنی کا ہی اسواسطے مضمضہ فرض ہوا اور غسل مین کہ دربارہ
طہارت کے مبالغہ فرمایا ہے دوسرا اعتبار یعنی ظاہری کا ہی اسواسطے مثل تمام بدن کے اوسکا دھونا بھی فرض ہوا اور
یہی حال ناک مین پانی ڈالنے کا ہی **سوال** اسمین کیا حکمت ہی کہ بول و براز کے نکلنے سے کہ بہت نجس ہی غسل
فرض نہوا اور منی کے نکلنے سے فرض ہوا **جواب** اسکا تین طور پر ہی اول سبب حرج کے کہ اگر بول و براز کے
سبب غسل فرض ہوتا تو بندون کو بہت تکلیف ہوتی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا یعنی اللہ تکلیف نہین دیتا
کسی شخص کو مگر جسقدر کہ اوسکی گنجایش ہی دوسرے نکلنے منی سے شہوت کے ساتھ تمام بدن کو لذت حاصل ہوتی ہی تو گویا
خروج منی کا تمام بدن سے علاقہ رکھتا ہی بخلاف بول و براز کے کہ فقط ایک مقام خاص سے علاقہ رکھتا ہی تیسرے بموجب
قاعدہ طب کے جو فضلہ خون کا کہ ہر عضو کی غذا سے بچ رہتا ہی خصیتین مین جا کر منی ہو جاتا ہی یہی سبب ہی کہ بچہ ہر حیوان کا

اور صورت نوعیہ باپ کے جوتا ہی پس منی کو ہر عضو سے تعلق ہی اسواسطے غسل فرض ہوا بخلاف بول و براز کے کہ فضلہ
فقط جگر اور معدے کا ہی ایسے ہی خون حیض بھی فضلہ عام بدن کا ہی **مسئلہ** تیمم مین تین فرض ہین نیت کرنا اور مسح کرنا
تمام مونہکا اور دونون ہاتھ کا کہ حق تعالی فرماتا ہی فَتَیَمَّمُوا صَعِیدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ
یعنی پس قصد کرو خاک پاک کا اور مل لو اپنے مونہہ اور ہاتھ کو **سوال** نیت وضو مین سنت ہی تیمم مین کیون فرض ہی
جواب وضو طہارت حقیقی ہی وہ بلا نیت بھی درست ہی اور تیمم طہارت حکمی اور نائب ضروری طہارت حقیقی کا ہی
پس بدون نیت کے جائز نہین **مسئلہ** تیمم سوای اوس چیز کے کہ جنس زمین سے ہی مثل خاک اور پتھر وغیرہ کے دوسری
چیز پر جائز نہین **سوال** تیمم سوای جنس زمین کے دوسری پر کیون روا نہین **جواب** حکم تیمم کا جنس زمین
پر واسطے تواضع اور خاکساری کے ہی اور اشارہ ہی اس طرف کہ اصل انسان کی زمین ہی تو چاہیے انسان
کو کہ جیسا خدا نے اوسکے واسطے زمین کو کہ اصل اوسکی ہی پاک کیا وہ بھی اپنے بدن کو کہ زمینی اور خاکی ہی گناہون سے
پاک رکھے **سوال** تیمم خلیفہ وضو کا ہی پس جیسے مونہہ اور ہاتھ کو تیمم مین مسح کرتے ہین سر اور پانون کا کیون
نہین کرتے **جواب** مسح خلیفہ دہونیکا ہی اسواسطے مونہہ اور ہاتھ کو کہ وضو مین اونکے دہونیکا حکم ہی مسح کرتے ہین
اور سر کو اور پانون کو حالت موزہ مین وضو مین بھی مسح کا حکم ہی اور مسح خلیفہ مسح کا نہین ہوتا ہی اسواسطے تیمم
مین فقط مونہہ اور ہاتھ کا مسح کافی ہی **فائدہ** وضو فرض ہی واسطے نماز کے اور واجب ہی واسطے طواف کعبہ کے
اور بعضون کے نزدیک واسطے مس مصحف کے اور سنت ہی واسطے سونیکے اور مستحب ہی واسطے سوا ان تین کے
تفصیل اوسکی بڑی کتابون مین ہی منجملہ اوسکے بعد جھوٹ بولنے اور غیبت اور قہقہہ اور شعر مذموم پڑھنے اور کھانے
گوشت اونٹ اور بعد ہر گناہ کے اور واسطے حصول اتفاق علما اور احتیاط کے جس صورت مین اختلاف علما کا ہو
جیسے مس عورت کا کہ شافعی کے نزدیک ناقض وضو ہی اور امام اعظم کے نزدیک نہین اگر حنفی بعد مس عورت کے وضو کرے
تو مستحب ہی **فائدہ** غسل فرض ہی واسطے جنابت اور انقطاع حیض و نفاس کے اور واجب ہی واسطے جنب کافر کے کہ مسلمان ہوا اور
اوس شخص کے کہ ساتھ انزال کے بالغ ہوا اور سنت ہی واسطے جمعے اور عیدین اور احرام اور عرفے کے اور مستحب ہی واسطے
مجنون کے کہ افاقہ ہوا اور شب برات مین اور وقت حجامت کے اور لیلۃ القدر مین اور واسطے طواف زیارت کے اور واسطے نماز کسوف
اور خسوف و نماز استسقا اور واسطے پوشش لباس نئے کے اور بعد غسل میت کے اور واسطے تائب گناہ کے اور واسطے آنیوالے سفر کے

اور واسطے مستحاضہ کے جب خون موقوف ہو

فصل ۶ چھٹی مسواک مین

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مجکو خوف مشقت امت کا نہوتا تو حکم کرتا مین یعنی فرض کرتا نماز عشا کو تہائی رات گئے اور مسواک کا واسطے وضو کے اور حضرت عایشہؓ فرماتی ہین جب حضرتؐ گھر تشریف لاتے تو مسواک کرتے اور حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے جب حضرتؐ تہجد کو اٹھتے تو مسواک کرتے تھے اور فرمایا حضرتؐ نے دس سنت دفطرت اسلام سے ہین کترانا مونچھ کا اور چھوڑنا داڑھی کا اور مسواک کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا اور ناخون کٹنا اور دھونا پور انگلیون کا اور نوچنا بال بغل کے اور مونڈنا بال زیر ناف کے اور استنجا کرنا اور مضمضہ کرنا اور بعض روایت مین مقام داڑھی چھوڑنے کے ختنہ کرانا آیا ہے اور فرمایا حضرتؐ نے مسواک پاک کرتی ہے مونہہ کو اور رضامندی ہے واسطے پروردگار کے اور فرمایا حضرتؐ نے کبھی جبریل علیہ السلام نہین تشریف لائے کہ مجکو مسواک کا حکم نہین کیا ہے کہ مجکو خوف تھا کہ کثرت مسواک سے میرے دانت گھس جائینگے اور فرمایا حضرتؐ نے فضیلت رکھتی ہے نماز مسواک کے ساتھ ستر درجہ اوس نماز پر کہ بے مسواک کے ہے اور فرمایا حضرتؐ نے لازم پکڑو مسواک کو کہ اوسمین دس خصلتین ہین پاک کرتی ہے مونہہ کو اور راضی کرتی ہے پروردگار کو اور غضب مین لاتی ہے شیطان کو اور دوست رکھتے ہین اوسکو کراما کاتبین اور مضبوط کرتی ہے دانت کو اور کاٹتی ہے بلغم یعنی زردی دانت کو اور خوش کرتی ہے بو مونہہ کو اور بجھاتی ہے صفرا کو اور جلا دیتی ہے بینائی کو اور دور کرتی ہے گندہ کو اور طب نبوی مین لکھا ہے کہ مسواک پاک کرتی ہے مونہہ کو اور خوش کرتی ہے رب العالمین کو اور روشن کرتی ہے نگاہ کو اور زیادہ کرتی ہے فصاحت کو اور صاف کرتی ہے دانتون کو اور خوشبودار کرتی ہے مونہہ کو اور مضبوط کرتی ہے مسوڑھون کو اور صاف کرتی ہے حلق کو اور بلغم اور قطع کرتی ہے رطوبت کو اور دیر مین لاتی ہے بڑھاپے کو اور سیدھا رکھتی ہے پشت کو اور دونا کرتی ہے اجر کو اور آسان کرتی ہے نزع کو اور یاد دلاتی ہے کلمہ شہادت کو وقت موت کے اور روسیاہ کرتی ہے شیطان کو اور وسیع کرتی ہے روزی کو اور دور کرتی ہے دانتون کے میل کو اور درد کو اور زیادہ کرتی ہے عقل کو اور پاک کرتی ہے دل کو اور نورانی کرتی ہے مونہہ کو اور قوت دیتی ہے دل اور بدن کو اور شفا ہے ہر بیماری کو سوای موت کے حدیثین وارد ہوئی ہین خلاصہ اسکا یہ ہے کہ جب وقت وفات حضرتؐ کا قریب پہونچا آپنے خواہش مسواک کی کی تو حضرت عایشہؓ نے مسواک اپنے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکرؓ سے لیکر دی حضرتؐ نے دانتون کے نیچے دبایا سخت تھی حضرت عایشہؓ نے اوسکو اپنے دانتون سے کچل کر ملائم کر دیا حضرتؐ نے مسواک کی الغرض حضرت کو

مسواک ایسی محبوب تھی کہ ایسے وقت مین بھی اوسکو نچھوڑا اور آخر فعل آپکا دنیا سے مسواک کرنا ہوا جب ایسی فضیلت مسواک کی ثابت ہوئے تو ہر مسلمان کو لازم ہی کہ کوئی وقت وضو خالی مسواک سے نکرے اور حضرت کے وقت مین یہ دستور تھا کہ بعض اصحاب اپنے کان پر مسواک قلم کی جگہ رکھتے تھے جب وقت نماز کا آتا تو باوجود وضو کے مسواک کرکے اوسکو پھر اپنی جگہ پر رکھدیتے تھے **فائدہ** اگر مسواک بہم نپہنچے یاد نہون تو ملنا انگلی سے قائم مقام اوسکے ہی

فصل ساتوین اسرار وضو کے بیان مین جاننا چاہیے کہ اسرار وضو کے دو قسم ہین ایک ظاہری دوسرے باطنی اسرار ظاہری یہ ہین کہ دستور عالم مین یہ ہی کہ جب کسی بادشاہ یا حاکم کے حضور مین جاتے ہین تو حمام کرتے ہین اور ہاتھ اور پانو دھوتے ہین اور صاف کرتے ہین اور لباس عمدہ پہنتے ہین اور عمامہ یا دستار باندھتے ہین اور خوشبو ملتے ہین تب لیاقت حضوری بادشاہ کی حاصل کرتے ہین تو ایسے احکم الحاکمین رب العالمین ذو الجلال والاکرام کی خدمت مین حاضر ہونیکے واسطے بہت ضرور ہی کہ پہلے اگر حاجت غسل کی ہو غسل کرین اور بوجہ احسن وضو کرین اور مسواک کرین اور کپڑے جو عمدہ میسر ہون پہنین اور عمامہ سر پر رکھین خوشبو بھی اگر میسر ہو لگاوین تب بصد عجز و انکسار کے ساتھ جیسا دنیا مین بادشاہون کی خدمت مین آداب شاہانہ کے ساتھ جاتے ہین بلکہ اس سے بھی زیادہ تعظیم سے اوس بادشاہ حقیقی کی خدمت مین حاضر ہون اور نماز بہت خشوع اور عاجزی کے ساتھ جیسا بیان آتا ہی ادا کرین اسیواسطے ثیاب بذلہ مین باوجود ہونے اچھے لباس کے اور ننگے بدن اور ننگے سر نماز پڑھنا اور دیکھنا داہنے اور بائین اور فعل عبث کرنا کپڑے یا بدن کے ساتھ یا انگلی توڑنا یا چارزانو بیٹھنا یا انگڑائی لینا نماز مین مکروہ ہی اور جتنے امور کہ موجب قصور آداب و خشوع اور خضوع کے ہین کہ تفصیل اوسکی کتب فقہ مین ہی مکروہ ہین اور جو امور بالکل خلاف ادب کے ہین جیسے کلام کرنا اور کھانا اور پینا اور عمل کثیر کرنا اور سینہ پھیرنا کعبہ کی طرف سے اور مثل اسکے مفسد صلوۃ ہین اور نماز عمامے کے ساتھ ستر درجہ فضیلت رکھتی ہی اوس نماز پر کہ بے عمامہ ہو پس حیف ہی اون لوگون پر کہ جنکے مذہب مین ایک لنگوٹ باندھے ہوئے نماز جائز ہی اور قصداً نماز ردی مین جانتے اور اسرار باطنی یہ ہین کہ جب بادشاہ مجازی کے سامنے کہ نظر اوسکی فقط ظاہر پر ہی باطن سے کچھہ کام نہین درستی ظاہری کی کرتے ہین تو بادشاہ حقیقی کی حضور مین کہ وہ آشکارا و نہان اوسکا

اور عالم الغیب والشہادۃ ہی طہارت باطنی بھی بہت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ وقت وضو کے یہ ارادہ کرے کہ مین اپنے
دل اور ہاتھ اور پانو اور منہ کو سب آلودگی دنیا اور پلیدی گناہ ظاہری مثل حرام کاری اور حرام خواری اور غیبت اور
اور جھوٹھ وغیرہ اور گناہ باطنی مثل بغض اور کینہ اور حسد اور ریا وغیرہ سے پاک کرتا ہون اور تفصیل اوسکی یہ ہے کہ جب ارادہ
وضو کا کرے مونھ قبلے طرف کر کے بلند جگہ پر بیٹھے اور یہ آیت پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ یعنی شروع کرتا ہون مین خدا کے نام
کے ساتھ کہ مہربان رحم کرنیوالا ہے پناہ مانگتا ہون تجھسے وسوسے شیطانون سے اور پناہ مانگتا ہون تجھسے ای رب
اس سے کہ آوین شیطان نزدیک میرے پھر ہاتھ بیدوست تک تین بار کہ سنت ہے دھووے اور یہ ارادہ کرے کہ ان
پہنچون کو ناگرفتنی سے یعنی اوس چیز کے پکڑنے سے کہ لائق پکڑنے کے نہین جیسے کسی نامحرم کا ہاتھ شہوت سے پکڑنا
یا کسی کی چیز بے اجازت لے لینا دھوتا ہون اور پاک کرتا ہون اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْيُمْنَ
وَالْبَرَكَةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشُّؤْمِ وَالْهَلَكَةِ یعنی اے خدا مانگتا ہون مین تجھسے زیادتی اور برکت اور پناہ
چاہتا ہون تجھسے بدبختی اور ہلاکت سے پھر مسواک کرے اور یہ قصد کرے کہ مونھ کو واسطے تلاوت قرآن اور ذکر اور نماز
کے صاف کرتا ہون پھر تین بار مضمضہ کرے اور اس سے یہ ارادہ کرے کہ مین اپنی زبان کو ناگفتنی یعنی اوس بات
کہنے سے کہ لائق کہنے کے نہین ہے جیسے جھوٹھ اور غیبت اور چغل خوری اور فحش اور کلمات کفر سے اور مونھ کو
ناخوردنی یعنی اوس چیز کے کھانے سے کہ لائق کھانے کے نہین جیسے سود اور رشوت وغیرہ سے دھوتا ہون
اور صاف کرتا ہون اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَتِلَاوَةِ كِتَابِكَ یعنی
اے اللہ مدد کر میری اوپر ذکر اپنے کے اور شکر اپنے کے اور تلاوت کتاب اپنی کے پھر تین بار ناک مین پانی ڈالے اور یہ قصد
کرے کہ ناک کو ناشنیدنی یعنی اوس چیز کے سونگھنے سے کہ لائق سونگھنے کے نہین اور اس سے کہ کوئی دم بے یاد خدا کے
نکلے پاک کرتا ہون اور یہ دعا کرے اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ یعنی اے خدا سونگھا
مجھے بو جنت کی اوس حال مین کہ تو راضی ہو مجھسے پھر تمام مونھ تین بار دھووے اور یہ قصد کرے کہ مین اس چہرے اور
آنکھ کو نادیدنی سے یعنی اوس چیز کے دیکھنے سے کہ لائق دیکھنے کے نہین جیسے کسی نامحرم پر نظر ڈالنا یا کسی غیر محرم کو
مونھ دکھانا اس سے پہلے دھوتا ہون اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهُ اَوْلِيَائِكَ

یعنی ای خدا روشن کر تو میرا منہ جس دن کہ روشن ہونگے منہ تیرے دوستون کے پھر داہنا ہاتھ کہنیون سمیت تین بار
دھووے اور یہ ارادہ کرے کہ مین اس ہاتھ کو ناکردنی یعنی اون کام کرنے سے کہ لائق کرنیکے نہین جیسے قتل
ناحق اور چوری کرنا دھوتا ہون اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا
یعنی ای اللہ دے تو نامۂ اعمال میرا داہنے ہاتھ مین میرے اور حساب لے مجھسے آسانی کے ساتھ پھر بائین ہاتھ کو
کہنیون سمیت دھووے اور وہی ارادہ جو داہنے ہاتھ مین کیا ہے یہان بھی کرے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَعُوْذُ بِكَ اَنْ تُعْطِيَنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ اَوْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ یعنی ای خدا پناہ چاہتا ہون مین
تجھسے اس بات سے کہ دے تو نامۂ اعمال میرے بائین ہاتھ مین یا پیچھے میرے سے پھر تمام سر کا مسح کرے اور
یہ قصد کرے کہ مین دماغ کو خیالات اور اوہام فاسدہ جیسے تکبر اور حسد اور بغض وغیرہ سے پاک کرتا ہون اور
یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ غَشِّنِيْ وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ وَاَظِلَّنِيْ تَحْتَ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ
اِلَّا ظِلُّكَ یعنی ای خدا چھپا میری تئین اپنی رحمت مین اور نازل کر مجھپر برکات اپنے اور سایہ دے مجھکو نیچے
عرش اپنے کے اوس دن کہ سوا تیرے سایہ کے کوئی سایہ نہو پھر کان کا مسح کرے اور یہ ارادہ کرے کہ اس
کان کو ناشنیدنی یعنی اوس بات کے سننے سے کہ لائق سننے کے نہین جیسے مزامیر اور غیبت اور فحش سننا پاک
کرتا ہون اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ یعنی
ای خدا کر مجھکو اون لوگون مین سے کہ سنتے ہین بات کو اور پیروی کرتے ہین اچھی بات کی پھر گردن کا مسح کرے اور
یہ ارادہ کرے کہ یا اسیر یہ گردن تیری فرمانبرداری مین حاضر ہے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ فُكَّ رَقَبَتِيْ مِنَ
النَّارِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ یعنی ای خدا آزاد کر میری گردن آگ سے اور پناہ مانگتا ہون
مین تجھسے زنجیرون اور طوقون سے پھر داہنا پانون دھووے اور یہ ارادہ کرے کہ اس پانون کو نارفتنی یعنی اوس راہ چلنے
سے کہ لائق چلنے کے نہین جیسے چلنا گناہ کیطرف کے دھوتا ہون اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ
عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ فِي النَّارِ یعنی ای خدا مضبوط کر پانون میرا پل صراط پر اوس دن کہ
پھسلین پانون آگ مین پھر بائین پانون کو دھووے اور وہی ارادہ جو پہلے پانون مین کیا ہے کرے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ تَزِلَّ قَدَمِيْ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ اَقْدَامُ الْمُنَافِقِيْنَ یعنی ای خدا پناہ

لگتا ہون مین بھی اس بات سے کہ جیسے پانون میرے ملے پڑا ودون کے جیسے پھیلین پانون سنا تھون کے اور جب فارغ ہو
وضو سے پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ
الصّٰلِحِيْنَ یعنی گواہی دیتا ہون مین اس بات پر کہ نہین کوئی معبود سوای خدا کے کہ یکتا ہی اور کوئی اوسکا
شریک نہین اور گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ محمد بندے اوسکے اور پیغمبر اوسکے ہین ای خدا کر مجھکو توبہ کرنیوالون مین سے
اور کر مجھکو پاکون مین سے اور کر مجھکو نیک بندون مین سے **تنبیہ** چاہیے معنی ان دعاؤن کے دل سے سمجھے اور
جو کوئی ان دعاؤن اور ذکر خدا کے ساتھ وضو کرتا ہی سب بدن اوسکا طاہر ہوجاتا ہی سب گناہون اور خطاؤن سے اور
جو ذکر خدا نہین کرتا سوای اوس عضو کے کہ جس جگہ پانی پہونچتا ہی پاک نہین ہوتا اور بعض کتابون مین لکھا ہی کہ بعد
دھونے ہر عضو کے درود پڑھے اور اگر ہر وقت باوجود وضو کے وضو تازہ کرے تو ثواب زیادہ ہوتا ہی اور نور پر
نور ہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی وضو پر وضو کرتا ہی لکھی جاتی ہین واسطے اوسکے دس نیکیان اور جب وضو سے
فارغ ہو تو چاہیے کہ قبلے کی طرف مونہہ کرکے کھڑا ہوکے وضو سے جو پانی بچا ہو اوسکو پیوے کہ شفا ہی
بیماری سے اور چونکہ خدا کے فضل و کرم سے بسبب وضو کے نجاست حکمی اور گناہون سے پاک و صاف ہوا تو شکرانہ
حق تعالی کا اس نعمت پر مناسب ہی اسواسطے دو رکعت نماز تحیۃ الوضو بہت خشوع کے ساتھ ادا کرنا
چاہیے حدیث مین وارد ہی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا
ایسا عمل کرتے ہو تم کہ آواز تمھاری نعلین کی اپنے آگے جنت مین سنی مین نے اونھون نے عرض کیا کہ جب
طہارت کرتا ہون تو تحیہ نماز پڑھتا ہون آپنے فرمایا یہی سبب ہی پس مسلمانون کو چاہیے کہ بعد وضو تحیہ نماز
ضرور پڑھ لیا کرین اور کسی کام مین نہ مشغول ہون ایسی خوشخبری مین داخل ہون **فائدہ** جب مسلمان وضو
کرتا ہی چار فرشتے چادر نور کی اوسپر پھیلا کر کھڑے ہوتے ہین اگر اوسنے تمام وضو مین کوئی کلام دنیا کا نکیا
تو وہ چادر نور کی اوٹھا سے اوڑھا دیتے ہین اور اگر ایک کلام کیا تو ایک فرشتہ چلا جاتا ہی اگر دو کلام کیے دوسرا بھی
چلا جاتا ہی اگر تین کلام کیے تیسرا بھی چلا جاتا ہی اگر چار کلام کیے چوتھا فرشتہ چادر نور کی لیکے چلا جاتا ہی اور
متوضی اوس برکت سے محروم رہتا ہی اسیواسطے لوگون کو چاہیے وقت وضو کے کلام دنیا کا نکرین اور جتنے مستحبات

اور آداب وضو کے ہیں کہ اونکی تفصیل کتب فقہ میں ہے لحاظ رکھیں اور مکروہات وضو سے بچتے رہیں اور
وسوسے شیطانی سے دور رہیں حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ ولہان نام شیطان کا ہے کہ وضو اور طہارت میں
وسوسہ ڈالتا ہے جب وضو سے بوجہ احسن فارغ ہو تب چاہیے کہ نماز وقتی اوسی طرح سے کہ بیان اوسکا کیا جاتا
ہے ادا کریں تو وہ ثواب کہ نماز پڑھنے کے واسطے موعود ہے حاصل کریں بفضلہ و کمالہ کرمہ **فصل بیچ فضائل نماز کے بیان میں**
کہ نماز فرض ہے ہر مسلمان عاقل بالغ پر مرد ہو خواہ عورت آزاد ہو یا بندہ اور کوئی شریعت اس سے خالی نہیں تھی
اور منکر اوسکا کافر ہے اور تارک اوسکا علماء بعضوں کے نزدیک کافر اور بعضوں کے نزدیک فاسق مرتکب گناہ کبیرہ کا ہے اور
اوسکی بہت بزرگی ہے اور سب سے پہلے قیامت کے روز نماز سے پوچھا جائیگا اور قرآن شریف میں بہت تاکید نماز کی آئی ہے
جیسا کہ حق تعالیٰ متقیوں کی تعریف نماز کے ساتھ کرتا ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ
يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ یعنی یہ قرآن ہدایت ہے ڈر والوں کو جو یقین کرتے ہیں بن دیکھے اور درست کرتے ہیں
نماز کو اور فرمایا ہے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ یعنی قائم کرو نماز اور
دیا کرو زکوٰۃ اور جھکو ساتھ جھکنے والوں کے اور فرمایا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
یعنی جو لوگ یقین لائے اور عمل نیک کیے اور قائم رکھی نماز اور دی زکوٰۃ اونکو بدلا اونکا ہے اپنے رب کے پاس اور نہ
ڈر ہے اونپر اور نہ وہ غم کھاوینگے اور فرمایا وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ
اللّٰهِ اَكْبَرُ یعنی کھڑی رکھ نماز کو بیشک نماز روکتی ہے بیحیائی سے اور بری بات سے اور اللہ کی یاد ہے سب سے
بڑی اسی طرح اکثر سورۃ و آیات قرآنی اوپر تاکید و فضیلت نماز کی دلالت کرتی ہیں اور احادیث میں وارد ہوا ہے
کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پنجوقتی اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک
کفارہ ہیں اون گناہوں کے جو اونکے درمیان میں ہوتے ہیں جب تک بچتے رہے بڑے گناہوں سے اور
حضرت نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو اور وہ اوسمیں ہر دن غسل
کیا کرے پانچ مرتبہ پھر اوسمیں کچھ چرک باقی رہیگا صحابہ نے عرض کیا کچھ چرک اوسمیں نہ رہیگا آپ نے فرمایا یہی مثال ہے
نماز پنجوقتی کی کہ حق تعالیٰ اوسکے سبب مٹا ڈالتا ہے گناہوں کو حضرت کے زمانہ میں ایک مرد نے ایک عورت

اجنبی کا بوسہ لیا پھر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر سچا بیان کیا یعنی نادم ہوا اور توبہ کی اور تدبیر اوسکے عفو کی پوچھی حضرت نے سکوت و توقف فرمایا پس اذان دی گئی اور نماز پڑھی گئی اوس سائل نے بھی حضرت کے پیچھے نماز پڑھی بعد اسکے اللہ تعالی نے نازل کیا وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ یعنی قائم کر تو نماز کو دونوں طرف دن مین اور کچھ ساعتوں مین رات سے یعنی پانچوں نماز پڑھا کر البتہ نیکیاں یعنی نمازیں دور کردیتی ہین برائیون کو یعنی چھوٹے گناہون کو پس فرمایا حضرت نے کہان ہے سائل عرض کیا اوس نے حاضر ہون آپ نے یہ خوشخبری اوسکو سنائی عرض کیا اوس نے یا رسول اللہ یہ خاص ہے میرے واسطے ہی آپ نے فرمایا میری سب امت کے واسطے ہی ہے ف اس حدیث کو سنکر نمازی گنہگار پر دلیری نکرنا چاہیے اسواسطے کہ گناہ صغیرہ اصرار سے کبیرہ ہو جاتا ہے قطع نظر اسکے معلوم نہین کہ نماز مرتبہ قبولیت مین واقع ہوئی یا نہین ہے اور بڑی گندگی صفت نماز کی یہ ہے کہ بیشک نماز روکتی ہے بیحیائی سے اور بری بات سے اور خبر آیا ہے کہ جو کوئی کہ نماز اوسکی بیحیائی اور بری باتون سے نہ بچاوے اوسکو کچھ فائدہ نہ ہوگا نماز سے سوای دوری کے خدا سے پس فی صورت مقبول ہونے نماز کے عذاب گناہ کا علاوہ عائد ہوگا اسواسطے گناہ سے بہت بچنا چاہیے

حضرت عبد اللہ بن مسعود نے حضرت سے پوچھا کہ کون عمل دوست زیادہ ہے اللہ کے نزدیک آپ نے فرمایا نماز اپنے وقت پر پھر کہا اسکے بعد کون عمل ہے فرمایا بھلائی کرنا ماں باپ کے ساتھ کہا اسکے بعد فرمایا جہاد اللہ کی راہ مین راوی فرماتے ہین کہ اگر مین اور پوچھتا تو آپ اور زیادہ بیان فرماتے اور فرمایا حضرت نے نماز پڑھو پانچوقتی اور روزے رکھو رمضان کے اور ادا کرو زکوۃ اپنے مالون کی اور فرمانبرداری کرو اپنے حاکم کی داخل ہو جنت پروردگار اپنے مین اور فرمایا حضرت نے حکم کرو اپنی اولاد کو نماز کا جبکہ ہو سات برس کے اور مارو تم اونکو نماز کیواسطے جب کہ ہوون دس برس کے اور جدا کرو اونکی خوابگاہون کو یعنی سونے کی جگہ سا حضرت ابو ذر حضرت سے روایت ہے کہ ایکبار ایام جاڑے مین حضرت باہر تشریف لیگئے اور پت جھاڑ ہو رہا تھا پس حضرت نے ایک درخت کی دو ڈالیان پکڑین پس پتیان جھڑنے لگین پس آپ نے فرمایا ای ابو ذر میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا جو بندہ مسلمان خالص واسطے خدا کے نماز پڑھتا ہے تو اوس سے گناہ ایسے جھڑتے ہین جیسے پتیان اس درخت کی جھڑتی ہین اور فرمایا کنجی بہشت کی نماز ہے اور فرمایا نماز دین کا ستون ہے فرمایا ہر گز نہ داخل ہوگا دوزخ مین جو کوئی

پڑھیگا نماز فجر اور عصر کی اور فرمایا گروہ بعد گروہ کے آتے ہیں تم میں فرشتے رات اور دن کے اور جمع ہوتے ہیں فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں پس چلے جاتے ہیں فرشتے دن کے عصر کے وقت اور رات کے فرشتے فجر کے وقت پس اپنی حضور سے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے اور حالانکہ وہ داناتر ہے کہ تمنے کس حال میں میرے بندوں کو چھوڑا تو وہ دونوں گروہ بیان کرتے ہیں کہ ہم انکو نماز پڑھتے چھوڑ آئے ہیں اور جب گئے تھے تب بھی نماز پڑھتے پایا تھا اور فرمایا اگر جانیں آدمی کہ کیا فضیلت ہے اذان اور اقامت اور صف پہلی میں پھر جانیں سبب اسکا کہ یہ چیزیں ہمکو نہ ملیں قرعہ ڈالے بغیر تو قرعہ ڈالیں اور اگر جانیں کیا فضیلت ہے وقت گرمی یعنی ظہر میں تو دوڑیں اسکی طرف اور اگر جانیں کیا فضیلت ہے عشا اور صبح میں تو آویں اسکی طرف دوڑتے ہوئے اور اگرچہ گھٹنیوں کے بل ہو یعنی اگر پاؤں سے نہ چل سکیں تو گھٹنیوں ہی سے چلتے ہوئے آئیں اور فرمایا جسنے نماز عشا کو جماعت کے ساتھ پڑھا گویا آدھی رات تک قیام کیا اور جسنے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا تمام رات نماز پڑھی نقل ہے کہ نماز دین کی تھونی ہے اور اسمیں دس خصلتیں ہیں زینت منہ کی اور نور دل کا اور آرام بدن کا اور انس قبر میں اور سبب نزول رحمت ہے اور کنجی آسمان کی اور گرانی میزان کی اور خوشنودی رب کی اور قیمت جنت کی اور حجاب دوزخ سے پس جسنے قائم کیا اسکو قائم کیا دین کو اور جسنے ترک کیا اسکو پس گرا دیا دین کو **فائدہ جلیلہ** جاننا چاہیے کہ قرآن شریف میں سب نمازوں کے واسطے بہت تاکید ہے خصوصاً نماز وسطی کی بڑی تاکید ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى یعنی محافظت کرو نمازوں پر اور بیچ والی نماز پر اور تفسیر صلوٰۃ وسطی میں اختلاف ہے بعضی صحابہ فرماتے ہیں وہ فجر کی نماز ہے اسواسطے کہ وہ دن کی دو نمازوں یعنی ظہر اور عصر اور رات کی دو نمازوں یعنی مغرب و عشا کے بیچ میں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ظہر کی نماز ہے اسواسطے کہ وہ دن کے بیچ میں ہے اور بعض روایت میں ہے کہ مغرب کی نماز ہے اسواسطے کہ بیچ میں دو نمازوں سری یعنی ظہر اور عصر اور دو نمازوں جہری یعنی عشا اور فجر کے ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ عشا کی نماز ہے اسواسطے کہ وہ دو وتر یعنی مغرب اور وتر کے بیچ میں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ جمعہ ہے یا وتر یا چاشت یا عید الفطر یا عید اضحی یا رات کی نماز یا جماعت کی نماز یا خوف کی نماز ہے اور بعضوں کے نزدیک نماز غیر معین ہے مثل شب قدر اور ساعت جمعے کے کہ جسمیں دعا مقبول ہوتی ہے اور مثل اولیا کے اور اسم اعظم کے کہ حق تعالیٰ نے ان چیزوں کو چھپایا ہے اور بڑی حکمت اسکے چھپانے میں یہ ہے کہ لوگ ہر نماز اور

ع حصن حصین ١٢

ع حصن حصین ١٢

ہر رات اور سب جماعات جمعہ اور سب مسلمانون اور سب نمازان اسد سے خبردار رہین اور سب کی محافظت کرین یہ اصل
مذہب امام اعظم کا کہ جس طرف اکثر صحابہ گئے ہین یہ ہے کہ صلوۃ وسطیٰ نماز عصر ہے اسواسطے کہ بیچ مین ہے دو نماز رات
اور دو نماز دن مین اور وجہ یہ کہ یہ وقت عصر اکثر خرید و فروخت معاملہ اور بازار اور ہر کام کی تمامی کا وقت ہوتا ہے اسمین خوف
غفلت کا ہوتا ہے اسواسطے اسکی تاکید زیادہ فرمائی اور حضرت نے فرمایا غزوہ خندق مین جبکہ نماز عصر آپکی فوت ہوگئی
کہ کفارون نے ہمکو نماز وسطیٰ یعنی نماز عصر سے باز رکھا اسد اونکے گھرون اور قبرون کو آگ سے بھرے اور حدیث صحیح مین
آیا ہے کہ جسکی عصر کی نماز قضا ہوگئی تو سبب ہوا کہ گویا اسکا گھر بار برباد ہوگیا اور مثل اسکے اور احادیث بھی وارد ہوئی ہین
بہرحال ضرور ہے کہ سب نماز کی محافظت کیجاے **فصل پنجم** وعید چھوڑنے والون نماز کے حدیث صحیح مین وارد ہے کہ فرمایا
حضرت نے واسطہ درمیان بندے اور درمیان کفر کے ترک نماز ہے یعنی ترک نماز کفر تک پہونچاتا ہے اور فرمایا حضرت نے عہد
درمیان ہمارے اور درمیان آدمیون کے نماز ہے جو کوئی اسکو ترک کرے پس نقض عہد کیا اوسنے اور فرمایا جسنے ترک کیا
نماز کو قصداً پس تحقیق کافر ہوا یعنی انجام اوسکا کفر ہے اور حضرت ابی الدرداء نے روایت کیا کہ وصیت کی مجھے خلیل میرے
نے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شرک نکرے تو خدا سے اگرچہ مارا اور جلایا جاے تو اور نا فرمانی ماں باپ
کی نکر اگرچہ حکم کرین کہ اپنی جورو اور لڑکون اور مال کو چھوڑ دے اور نماز فرض عمداً مت چھوڑ جو کوئی نماز فرض عمداً
ترک کرتا ہے بری ہوتا ہے ذمہ اسد کا اوس سے اور فرمایا حضرت نے یہ پانچ نمازین فرض کین حق تعالیٰ نے جسنے اچھی
طرح وضو کیا اور انکو وقت پر پڑھا اور پورا کیا رکوع اور خشوع وعدہ اسد کا ہے کہ اوسکو بخش دیگا اور جو کوئی ایسا
نکرے نہین ہے وعدہ اسد کا چاہے بخشے چاہے عذاب کرے اور فرمایا جو کوئی نماز کی خبرداری کرتا ہے اوسکو نور
اور حجت اور نجات عذاب سے ہوویگی دن قیامت کے اور جو کوئی خبرداری نکرے اوسکو نہ نور ہوویگا نہ برہان نہ نجات اور
وہ ساتھ فرعون اور ہامان اور قارون اور ابی بن خلف کے ہوگا نقل ہے کہ جسنے ترک کی نماز یہانتک کہ گذر گیا وقت
اوسکا پھر قضا پڑھی اوسکی عذاب کیا جاویگا دوزخ مین ایک حقبہ اور حقبہ اسی برس کا ہوگا اور برس تین سو ساٹھ
دن کا کہ ہر دن اوسکا ہزار ہزار برس کا ہوگا پس ایک حقبہ یہان کی برسون سے دو کرور اٹھاسی برس کا ہوا معلوم
نہین کہ چند حقبے سے کیا ہوسے اللہم احفظنا منہا اور روایت صحیح مین ہے کہ اصحاب رسول کسی چیز کو ایسا
نجانتے تھے کہ ترک اوسکا موجب کفر کا ہو مگر نماز کو اسیواسطے امام احمد حنبل قصداً تارک نماز کو کافر جانتے ہین اور امام شافعی

حکم اُسکے قتل کا کرتے ہین اور امام ابی حنیفہؒ حکم قید ہمیشہ کا کرتے ہین یہان تک کہ توبہ کرے جب ترک نماز کا
یہ حال ہے پس کسی مسلمان کو روا نہین ہے کہ قصداً نماز ترک کرے **تنبیہ** بہت لوگ کاروبار دنیا اور تلاش
معاش مثل زراعت اور تجارت اور پیشہ اور نوکری کے اور حاکمون کے پاس حضوری کا حیلہ کرکے نماز
چھوڑ دیتے ہین اور عذر کرتے ہین کہ ہمکو کام دنیا سے فرصت نہین اگر نماز پڑھین تو کہان سے کھاوین
العیاذ باللہ یہ بیوقوف نہین سمجھتے کہ نماز سے زیادہ بزرگ کوئی کام نہین نماز عقبیٰ کیواسطے ہے اور تلاش
روزی دنیا کیواسطے عقبیٰ باقی ہے دنیا فانی پس کام باقی کو کام فانی پر مقدم کرنا چاہیے اور روزی دینے والا
خدا ہے جو مقدر مین ہے پہنچاویگا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ یعنی مقرر اللہ وہی ہے روزی
دینے والا زور آور مضبوط وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّہٗ
لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّکُمْ تَنْطِقُوْنَ یعنی اور آسمان مین ہے روزی تمہاری اور جو کچھ تمسے وعدہ کیا سو قسم ہے
آسمان اور زمین کی البتہ یہ بات ہے تحقیق جیسے کہ تم بولتے ہو اور نماز کے سبب کسی کام کا حرج نہین ہوتا
یہ سب وسوسۂ شیطانی ہے کیا جو لوگ کہ مقید نماز کے ہین اونکے کام کا حرج ہوتا ہے یا اونکو روزی نہین ملتی اور
حاکم حقیقی کی حضوری مقدم ہے حاکم مجازی کی حضوری پر اور جو کوئی خلوص نیت سے موافق مرضی حق کے کام کرتا ہے
خدا اوسکے بھی سب دنیوی کام کرتا ہے مَنْ لَّہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ یعنی جسکے واسطے مولیٰ ہے اوسکے واسطے
سب ہے اور جو کوئی خدا کو یاد کرتا ہے وہ بھی اوسکو یاد کرتا ہے فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ تو تم یاد رکھو مجھ
مین یاد رکھون تمکو **فصل ا۲** فضیلت نماز کے اور عبادات دوسری سے جاننا چاہیے کہ نماز بہتر اور
بزرگ سب عبادات کی اور کوئی عبادت اوسکی بزرگی کو نہین پہونچتی اور بعد درستی ایمان اور عقائد کے
اسی کا مرتبہ ہے اسواسطے کہ نماز شروع سے آخر تک بالکل تعظیم حق ہے اور سوائے ثنا اور ذکر اور مناجات وغیرہ اور
حضوری خدا کے کوئی امر دوسرا نہین اسیواسطے قرآن مجید مین اسکی بہت تاکید ہے اور حدیث مین وارد ہوا ہے
اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی نماز معراج ہے واسطے مسلمانون کے نقل ہے شب معراج مین جب
حضرتؐ کو خلعت رخصت عنایت ہوا آپکو جدائی حضور حق سے کمال ملال ہوا حکم ہوا آپ ملال نکیجیے
آپکو یہ نماز ایسی نعمت عنایت ہوئی ہے کہ جب اسمین مشغول ہوجیے گا یہی حضوری جو آج ہے حاصل ہوگی اسواسطے

حضرت نے فرمایا گردانی گئی ٹھنڈک آنکھ میری کی نماز مین اور نماز ایسی عبادت ہے کہ جامع ہے سب عبادات بدنی
اور مالی کی چنانچہ صرف اموال جیسے پانی وضو کا اور کپڑا اوسکے ستر عورت وغیرہ اسکے بجائے زکوٰۃ کے ہے اور باز رہنا
کھانے اور پینے اور کلام سے بھی بجائے روزہ کے ہے اور استقبال قبلہ مثل وقوف عرفات کے ہے اور رکوع اور سجود اور قیام
اور تعوذ بجائے طواف اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے ہے اور دفع کرنا شیطان اور وسوسہ نفس کا بجائے جہاد کے ہے اور سورۃ اسکے
تلاوت قرآن کی اور کلمہ شہادت اور ذکر الٰہی اور دعا سب اسمین موجود ہین اور نماز جامع عبادات کل مخلوق کی ہے چنانچہ
قیام نماز عبادت درختون اور مکانون کی ہے اور رکوع نماز عبادت چارپایون اور پرندون کی ہے اور سجود نماز عبادت
کیڑون مین کی ہے اور قعود نماز عبادت زمین اور پہاڑون کی ہے اور حرکت فکری نماز عبادت ستارون اور
آسمانون کی ہے اور طہارت اور تسبیح نماز ارواح اور فرشتون کی ہے اور اسیطرح نماز شامل عبادات ملائکہ کے ہے
بعضے فرشتے حالت سجدہ مین ہین بعضے رکوع مین بعضے قیام مین بعضے قعود مین ہین بعضے مشغول
تسبیح بعضے ذکر الٰہی مین مصروف بعضے تلاوت قرآن مجید مین بعضے صف باندھے جماعت کے ساتھ
نماز پڑھتے ہین بعضے علیحدہ عبادات مین مشغول ہین اور انسان کہ اشرف المخلوقات اور خلیفۂ حق کہ
اسکی عبادت کو کہ نماز ہے جامع جمیع عبادات خلائق کا کیا ہے اسواسطے اسکو نماز مین حکم قیام اور قراءت اور
رکوع اور سجود اور قعود اور تشہد تسبیح اور ذکر اور دعا اور مناجات کا ہوا تفسیر فتح العزیز مین ذیل تفسیر سورۂ کوثر مین
لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت کو حوض کوثر عطا کیا اور اس نعمت کے شکر کے واسطے نماز پڑھنے کا حکم کیا مرتبہ صفت
شکر کے مقام پر جو عبادت کرے مقبول ہے لیکن یہ نماز ایسی عبادت ہے کہ دنیا مین نمونہ کوثر کا ہے اسواسطے کہ جو اوصاف
حوض کوثر مین ہین نماز مین موجود ہین چنانچہ پانی کوثر کا شہد سے زیادہ شیرین اور دودھ سے زیادہ سفید برف
سے زیادہ سرد مسکے سے زیادہ نرم ہے اور گرداگرد اسکے درخت موتیون کے اگے ہین اور آبخورے سونے اور چاندی
کے آسمان کے تارون کے مانند اوس حوض کے کنارون پر رکھے ہین اسیطرح نماز مین ہے مناجات پروردگار کی
شہد سے زیادہ شیرین اور انوار غیبی کہ اسمین چمکتے ہین دودھ سے زیادہ سفید ہین اور یقین کہ اس سے حاصل ہوتا ہے
برف سے زیادہ سرد ہے اور جو لطف اور چین نماز پڑھنے والے پر نازل ہوتا ہے مسکے سے زیادہ نرم ہے اور خشوع اور آداب
کہ اسکو گھیرے ہوئے ہین اور زندگی معنوی کی سرسبزی کے نشان ہین مانند درختون موتی کے ہین اور ذکر اور تسبیح

کہ ہر رکن مین متغیر ہین یا سند چاندی سونیکے برتنون کے ہین کہ محبت الٰہی کی شراب گھونٹ گھونٹ حلق سے باطن مین
جاتی ہے اور شوق کی پیاس کو تسکین بخشتی ہے پس بہر حال نماز افضل عبادات ہے اسی واسطے ہر دن رات مین پانچ نماز
کا حکم ہے بخلاف کہ روزے کہ سال مین ایکبار اور زکوٰۃ ایک مہینے کا اور حج عمر مین ایکبار فرض ہے

فصل بیان کیفیت فرض ہونے نماز کے

پوشیدہ نرہے کہ قبل نبوت کے عادت شریف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی کہ توشہ چند روز کا
ساتھ لیکر غار حرا مین واسطے عبادت اور ثنا اور تسبیح حق کے کہ آپکو بزرگونکا شغل بطور دین ابراہیمی کے معلوم تھا
تنہا تشریف لیجاتے تھے اور وہان قریب مہینے کے رہکر پھر دولتخانے مین تشریف لاتے پھر دو ایک روز کے بعد تشریف
لیجاتے جب زمانہ نبوت کا قریب پہنچا ایک روز اوس غار سے باہر تشریف لائے واسطے دھونے ہاتھ اور پانون کے کنارے
پانی کے تشریف رکھتے تھے کہ ناگاہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پکارا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت نے ادہر دیکھا
کوئی نظر نہ آیا دوسری بار اور تیسری بار بھی اسیطرح کی آواز آئی آپنے متحیر ہوکے باتین اور داہنے دیکھا کہ یکبار
ایک شخص نورانی نے مثل آفتاب روشن کے ایک تاج نورانی سر پر رکھے ہوئے اور حلہ عنبر براق پہنے ہوئے
بصورت آدمی کے حضرت کے پاس پہونچکر حضرت سے کہا کہ پڑھ آپنے فرمایا مین تو پڑھا نہین ہون اوس نے
پھر کہا پڑھ اور حضرت کو بغل مین لیکر بقوت تمام دبایا کہ حضرت کے جسم مبارک مین عرق نکل آیا تین بار ایسا ہی کیا
پھر کہا اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ پانچ آیت تک حضرت نے ان آیات کو یاد کرلیا پھر اونھین بزرگ
نے بعد تعلیم ان آیات کے پاؤن اپنا زمین پر مارا چشمہ پانی کا جاری ہوا حضرت کو طریقہ طہارت اور وضو اور تیمم کا سکھایا
اور دو رکعت نماز تعلیم کی اور سورہ فاتحہ بھی سکھائی تا نماز مین پڑھا کرین پھر زمانہ معراج تک دو وقت کی نماز یعنی
فجر اور عصر کی فرض رہی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ یعنی اور پاکی بول
اپنے رب کی خوبیان شام کو اور صبح کو پھر جب حضرت بارھوین برس نبوت کے پہنچے کی رات ستر ھوین رمضان
کو ڈیڑھ برس پہلے ہجرت کے شب معراج مین تشریف لیگئے وہان پانچ وقت کی نماز فرض ہوئی اور کیفیت اوسکی
فرضیت کی یون ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شب معراج مین مجھپر ہر روز پچاس وقت کی نماز فرض ہوئی جب مین وہان
سے لوٹا حضرت موسیٰ پر گذر ہوا پس حضرت موسیٰ نے پوچھا کہ آپکے واسطے کیا حکم ہوا آپنے فرمایا مجھکو ہر روز پچاس
نماز کا حکم ہوا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ آپ کی امت کو ہر روز پچاس وقت کی نماز کی طاقت نہین قسم خدا کی تحقیق مین نے

آزمایا آپکے پہلے آدمیون کو اور کوشش کی بنی اسرائیل کے ساتھ خوب کوشش پس آپ پھر جائیے اپنے رب کے
پاس اور اپنی امت کے لیے تخفیف طلب کیجیے حضرت فرماتے ہین مین حضور رب العزت مین لوٹ گیا پس حق تعالی نے
دس نماز کم کی پھر آیا موسیٰ کے پاس پھر حضرت موسیٰ نے وہی بات فرمائی پھر مین واپس گیا پھر دس کم کی اسی طرح مین برابر
حضرت موسیٰ کے پاس آتا تھا اور وہ وہی بات فرماتے تھے اور ہر بار حق تعالی دس نماز کم کرتا تھا یہانتک
کہ دس نماز باقی رہ گئی پھر حضرت موسیٰ نے وہی بات فرمائی پھر مین حضور باری تعالی مین گیا پھر حکم پانچ وقت
کی نماز کا ہوا پھر آیا حضرت موسیٰ کے پاس اونھون نے پوچھا اب کیا حکم ہوا کہا مینے پانچ وقت کا حکم ہوا حضرت
موسیٰ نے فرمایا کہ آپ کی امت پانچ نماز کی بھی طاقت نہین رکھتی اور تحقیق مینے آدمیون کو آزمایا ہے اور بنی اسرائیل
کی بہت کوشش کی پس آپ پھر تشریف لیجائیے اپنے رب کے پاس اور تخفیف چاہیے حضرت فرماتے ہین مینے
کہا کہ سوال کیا مینے اپنے رب سے یہان تک کہ شرماتا ہون لیکن مین اب راضی ہون حکم رب پر اور مانتا ہون
اوسکے امر کو پھر جب چلا مین پکارا ایک پکارنیوالے نے کہ پورا کر لیا مینے فرض اپنا اور تخفیف کی بندون سے یعنی
ثواب مین تو وہی حکم پچاس کا باقی ہے اور عمل مین تخفیف کردی ہے اسواسطے کہ حق تعالی فرماتا ہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا یعنی جو کوئی لایا ایک نیکی ہے واسکو ہے اوسکے دس برابر یعنی ایک نیکی کی عوض مین دس
نیکی کا ثواب ملتا ہے پس اس حساب سے پانچ نماز پچاس نماز کا حکم رکھتی ہین ثواب مین واللہ اعلم برادر **فائدہ**
جاننا چاہیے کہ یہ نماز پانچ وقت کی اوپر پانچ انبیا کے فرض تھی اور انکے ہر ایک کے یہان ایک ایک وقت
کی نماز نہایت بزرگی رکھتی تھی نماز صبح حضرت آدم پر اور ظہر حضرت ابراہیم پر اور عصر حضرت یعقوب پر اور
مغرب حضرت داؤد پر اور عشا حضرت یونس پر فرض تھی اور ہمارے حضرت چونکہ جامع اوصاف سب انبیا
کے تھے آپ کی امت پر یہ پانچون وقت فرض ہوئے اور بعض کتابون مین ہے کہ عشا کی نماز سوای حضرت کے کسی نبی پر
فرض نہین ہوئی پھر جب تک آپ مکہ معظمہ مین تشریف رکھتے ہر وقت دو دو رکعت فرض تھی سوای مغرب کے کہ اوسمین تین
فرض تھی جب مدینے مین ہجرت کرکے تشریف لیگئے وہان ظہر اور عصر اور عشا مین دو دو رکعت خالی بدون قرات
کے زیادہ کین اور فجر اور مغرب کو بدستور باقی رکھا اور سفر مین سوای مغرب کے وہی حکم قدیم باقی رہا **سوال** اگر
کیا سبب کہ حضرت نے دو دو رکعت زیادہ کین **جواب** چونکہ نماز فرض عبادت عمدہ ہے اور دو رکعت نفلی اسواسطے

دو اور زیادہ کین جواب دوسرا یہ کہ اصل مقصود نماز سے حضور قلب ہے تو شاید اگر دو رکعت مین حضوری نہ حاصل ہو
باری دو رکعت اخیر مین یہ بات حاصل ہو کہ اوسی سبب سے کل نماز مقبول ہو جائے سوال دو دو رکعت سے زیادہ کیون
نکی جواب تا زیادتی فرع کی اوپر اصل نماز کے کہ دو رکعت ہے لازم آوے سوال کے ہی مین کیون نہ زیادہ
کی جواب ابتدای اسلام مین لوگون پر شاق ہوتی جب اسلام قوی ہوا اور مسلمان طرف عبادات کے
راغب ہوئے تب حضرت نے زیادہ کیا سوال فجر مین کیون نہ زیادہ کیا جواب درمختار مین لکھا ہے کہ
اوسمین حکم طول قرارت کا ہی اسی وجہ سے اوسمین نہ زیادہ کیا جواب دوسرا یہ کہ وہ وقت نوم اور غفلت کا
ہی اغلب یہ ہے کہ جاگنے مین دیر ہو جائے تو دو رکعت جلدی ادا کرینگا اور اگر چار رکعت پڑھے تو اوس
عرصے مین آفتاب طلوع کرے تو دو رکعت بھی ہاتھ سے جائے سوال نماز مغرب مین سے اور حضر اور سفر
مین بدستور تین ہی رکعت باقی ہین اسمین کیا سر ہے جواب درمختار مین لکھا ہے کہ نماز مغرب وتر ہے
دن کی جیسے بعد عشاء کے وتر ہے رات کی سوال وقت مغرب رات مین داخل ہے اسیواسطے اسوقت روزہ
افطار کرتے ہین نماز مغرب وتر دن کی کیونکر ہو سکتی ہے جواب حقیقت مین وقت مغرب رات مین داخل ہے مگر
لیکن بنظر بعض آثار آفتاب کے مثل شفق اور روشنی وغیرہ کے مجازاً دن مین بھی داخل ہے سوال دو رکعت اخیر
مین قرارت کیون فرض نہوئی جواب تا فرق ہے درمیان اصل و فرع کے لیکن سنت یہ ہے کہ فقط سورۃ
فاتحہ دو رکعت اخیرین مین آہستہ پڑھے اور اگر تین بار سبحان اللہ کہے یا اسقدر ساکت رہے تو بھی جائز ہے سوال
مسافر کے واسطے کیون ہی حکم قدیم دو رکعت کا باقی رہا جواب بنظر خوف دشمنون اور مشقت اور تکلیف
مسافران کے حدیث مین وارد ہے سفر ایک ٹکڑا ہے عذاب کا سوال جب کسی سفر مین خوف و مشقت نہو
وہان نماز پوری پڑھے جواب سفر مین خوف و مشقت ہو خواہ نہو جو تحفہ خدا اور رسول نے دیا اور احسان
کیا اپنی طرف سے اوسکو رد کرنا معصیت ہے

فصل بیان ثبوت فرض نماز پنجوقت قرآن مجید سے

جاننا چاہیے
جو لوگ کہ ناواقف ہین اکثر کہتے ہین کہ یہ پانچ وقت قرآن مجید سے کہان ثابت ہین ورنہ اکثر قرآن مجید
مین کئی مقام سے ثبوت نماز پنجوقتی کا ہوتا ہے پہلی آیت أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا
مِّنَ اللَّيْلِ یعنی کھڑی کر نماز کو دونون طرف صبح اور کچھ ٹکڑون مین رات کے طرف دن کی طرف

صبح اور پہلا دن یعنی صبح سے فجر کی نماز اور پچھلے وقت ظہر اور عصر کی نماز اور [illegible] نماز مغرب اور
عشا اور یہ دوسری آیت أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ یعنی
کھڑی کر نماز سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور قرآن پڑھنا فجر کا ثبوت سورج ڈھلنے سے
رات کے اندھیرے تک اس سے چار نمازیں یعنی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا ثابت ہوئی اور قرآن پڑھنا فجر کا یعنی
نماز فجر کی ثابت ہوئی تیسری آیت وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا
وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ یعنی اور پڑھتا رہ خوبیان اپنے رب
کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے اور کچھ گھڑیوں میں رات کی پڑھا کر اور دن کی حدون
پر شاید تو راضی ہوگا ثبوت سورج نکلنے سے پہلے فجر کی نماز اور ڈوبنے سے پہلے عصر کی نماز اور کچھ
گھڑیوں میں رات کی مغرب اور عشا اور دن کے حدون پر ظہر کی نماز ادا ہو چوتھی آیت فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ
تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ
یعنی سو پاکی بیان کرو اللہ کی جب شام کرو اور جب صبح کرو اور اوسی کو خوبی ہے آسمان اور زمین میں اور پچھلے وقت
اور جب دوپہر ہو ثبوت حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ یہ آیت جامع ہے پانچون نماز کی جب شام
کرو اس سے مراد مغرب اور عشا ہے اور جب صبح کرو اس سے مراد فجر ہے اور پچھلا وقت سے مراد عصر ہے اور جب دوپہر ہو اس سے
مراد ظہر ہے سوال اس میں کیا سر اور حکمت ہے کہ یہ پانچ نمازیں انھیں پانچ وقتوں خاص میں مقرر ہوئیں اسکے
خلاف کیوں نہ ہوئیں جواب اسکا یہ ہے کہ یہ اوقات ایسے ہیں کہ انمیں بندونکے کام دنیا کا کچھ حرج نہیں
کہ اپنے کامون کا عذر پیش لاوین اور اونکی حضوری میں سبب تعلق کام کے خلل واقع ہو مثلا وقت صبح کے قبل
طلوع آفتاب کے سب انسان اور چوپائے اور پرندے سوئے رہتے ہیں کہ یا وہ آدمی کہ شغل اوسکے ہیں جاگتے ہیں تو بس
جب خواب سے اوٹھے وضو کرے کہ عادت انسان کی بھی صبح کیوقت ہاتھ اور منہ دھونے کی ہوتی ہے نماز پڑھے
اور یاد مولی کی کرے پھر دوپہر تک مہلت ہے اپنے کاروبار میں مشغول رہے چاہے کام دنیا کا خواہ دین کا کرے
دوپہر کو آرام کرے پھر ظہر کے وقت اوٹھکر نماز پڑھے بعد اوسکے عصر تک فرصت ہے عصر کو [illegible]
آزمایش کا ہے اسواسطے کہ اسوقت کاروبار بازار اور سوداگری کا پیش آتا ہے اور سب کام کی تمامی کا وقت ہوتا ہے

اسیواسطے اسکو صلوٰۃ وسطیٰ کہتے ہین اور اوسکی تاکید اور ثواب زیادہ ہی پھر جب شام کو کام دنیا سے فارغ ہو نماز
مغرب کی پڑھ لے اس درمیان مین اور جو کچھ حاجت بشری ہووے اوس سے فارغ ہو کے جب سونے کا وقت آوے
نماز عشا کی پڑھ کر سو رہے غرض کسی وقت مین کچھ حرج کاروبار کا متصور نہین **جواب** دوسرا یہ ہی کہ ان
ہر پانچ وقتون مین ایک سر ہی مثلاً صبح کے وقت جب جاگتا ہے کہ مشابہ موت کی ہی تو چاہئیے یاد کرین کہ اسی
طرح محشر مین قبرون سے اوٹھنا ہوگا اور یہ یاد کر کے خدا کی طرف رجوع ہون یعنی نماز پڑھین اور ظہر کے وقت
سخت دھوپ اور گرمی کی ہوتی ہی اور آفتاب سر پر آجاتا ہی اوس وقت میدان محشر کو یاد کرین کہ آفتاب ایک میل
پر ہوگا اور شدت گرمی کی ہوگی یہ یاد کر کے خدا کی طرف رجوع ہون اور اوسکی عبادت کرین اور عصر کو وقت تمامی
دن کا ہی یاد کرین کہ اسیطرح ایک وقت عمر دنیا کی بھی تمام ہو جائیگی اور قیامت آجاویگی یہ یاد کر کے خدا کی طرف
متوجہ ہون اور اوسکی طاعت کرین اور مغرب کا وقت نمونہ ہی قبر کا کہ جب منکر نکیر قبر مین میت کو اوٹھاتے ہین تو اسکو
وقت مغرب کا معلوم ہوتا ہی اسیواسطے جو آدمی کہ نمازی ہو وہ منکر نکیر سے کہتا ہے کہ چھوڑ دو مجکو مین نماز
پڑھ لون تو یہ حالت قبر کی یاد کر کے خدا کی طرف رجوع ہو اور نماز پڑھے اور عشا خواب کا وقت ہی اور خواب موت
سے مشابہ ہی یاد کرین کہ جب موت آویگی ایسی ہی حس و حرکت غافل ہو جائینگے یہ تصور کر کے خدا کی طرف متوجہ ہون
اور یاد حق کرین اور جب ان اوقات مین یہ امور یاد کر کے خدا کی یاد کرینگے تو خدا کے فضل سے امید کامل ہی کہ جب
وہ اوقات یعنی وقت بعث و حشر اور قیامت اور قبر اور موت کے پیش آوینگے تو خدا کو نہ بھولینگے اور یہ بات
موجب مغفرت اور بخشایش کی ہوگی واللہ اعلم بالصواب **فصل ۱۴** بیچ بیان اوقات مستحب نماز کے وقت مستحب فجر کا
جب روشنی پھیل جاوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روشنی مین پڑھو نماز صبح کی کہ اسمین بڑا اجر ہی اور نماز ظہر کی جاڑے مین اول
وقت مستحب ہی کہ دن چھوٹا ہوتا ہی اور گرمی مین جب ٹھنڈا وقت ہو حضرت نے فرمایا ٹھنڈے مین پڑھو نماز ظہر کی
کہ شدت گرمی کی لپٹ ہی دوزخ کی اور عصر مین ہمیشہ تاخیر مستحب ہی تا نفل پڑھنے کی وسعت رہے کہ بعد عصر کے
نفل مکروہ ہی اور مغرب مین ہمیشہ جلدی مستحب ہی مگر روزہ دار کے اور عشا ہمیشہ تہائی رات گئے مستحب ہی اور
بدلی کے دن عصر مین جلدی چاہیے کہ احتمال غروب آفتاب کا ہی اور مغرب مین تاخیر چاہیے تا احتمال باقی
ہونے آفتاب کا نرہے اور عشا مین جلدی چاہیے تا لوگون کو تکلیف نہو **فصل ۱۵** بیچ بیان فضائل اور اسرار

کے ۱۲

اذان کے پوشیدہ نرہے کہ اذان سنت مؤکدہ ہی اور خاص اسی امت کیواسطے ہی اور بدون اذان و اقامت کیے نماز
مکروہ ہوتی ہی اور ثبوت اسکا قرآن مجید سے ہوتا ہی چنانچہ بعض یہود اور مشرکین اذان سنکے ہنستے تھے تب حق تعالےٰ
نے آیت نازل فرمائی وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوْھَا ھُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ
لَّا یَعْقِلُوْنَ یعنی اور جسوقت پکارو تم طرف نماز کے وسکو ٹھہراوین ہنسی اور کھیل یہ اسواسطے کہ وہ لوگ بےعقل
ہین اور فضائل اذان اور موذن کے بہت حدیثون سے ثابت ہین چنانچہ حضرت ﷺ نے فرمایا موذن دراز گردن ہونگے قیامت کے
دن یعنی امید زیادہ رکھتے ہونگے خدا کی درگاہ سے اور فرمایا آواز موذن کی نہین سنتا کوئی جن اور انس اور کوئی شی
مگر یہ کہ گواہی دیگا واسطے اوسکے دن قیامت کے اور فرمایا جو کوئی سات برس متوقع طلب ثواب کے واسطے اذان کہے لکھا
جاویگا واسطے اوسکے خلاص دوزخ سے اور فرمایا خوش ہوتا ہی پروردگار اوس چرانیوالے بکری سے جو چوٹی پہاڑ کی
کہ اذان دیتا ہی اور نماز پڑھتا ہی پس فرماتا ہی حق تعالی دیکھو میرے بندے کو کہ اذان دیتا ہی اور قائم کرتا ہی نماز اور ڈرتا ہی
مجھسے مقرر بخشا مینے اوسکو اور داخل کیا مینے جنت مین اور فرمایا تین شخص قیامت کے دن ٹیلے مشک پر ہونگے غلام
کہ ادا کیا حق خدا کا اور حق اپنے مولی کا اور مرد کہ امامت کی ایک قوم کی اور وہ اوس سے راضی ہین اور مرد کہ اذان
دیتا ہی واسطے نماز پنجگانہ کے ہر دن اور رات اور فرمایا نہین رد ہوتی دعا درمیان اذان اور اقامت کے اور نقل ہے
جو کوئی بارہ برس اذان کہے واجب ہوگی واسطے اوسکے جنت اور لکھا جاویگا ہر دن واسطے ہر اذان کے ساٹھ نیکی اور
واسطے ہر اقامت کے تیس نیکی اور فرمایا حضرت ﷺ نے جب اذان ہوتی ہی واسطے نماز کے تو پیٹھ پھیر کے بھاگتا ہی شیطان اور اوسکو
گوز ہوتا ہی کہ اوس سبب سے نہین سنتا اذان کو بعد اذان کے پھر آتا ہی یہانتک کہ جب اقامت کہی گئی پیٹھ پھیر کے
بھاگتا ہی جب تمام ہوئی اقامت پھر آتا ہی اور وسوسہ ڈالتا ہی نمازیون کے دل مین اور کہتا ہی فلانی بات
یاد کر اور فلانی بات یاد کر اوسکو یاد نہین یہانتک کہ وہ شخص نہین جانتا کسقدر پڑھا **سوال**
کیا سبب ہی کہ شیطان اذان سے بھاگتا ہی اور نماز مین کہ افضل ہی وسوسے ڈالتا ہی **جواب**
اذان مین احتمال ریا کا نہین ہی اور غفلت نہین ہوتی وقت کہنے اذان کے بخلاف نماز اور قرآن
کے کہ اوسمین نفس حاضر ہوتا ہی پس کھولتا ہی شیطان دروازہ وسوسے کا **جواب** دوسرا اذان
مثل کوتوال کے ہی اور نماز مثل بادشاہ کے اور دستور ہی کہ چور اور رہزن جسقدر کہ کوتوال سے ڈرتا ہی

بادشاہ سے نہیں ڈرتا فائدہ جب مسلمان شروع اذان سنے چاہیے کہ کہے جل شانہ یعنی بڑی ہے شان
اوسکی پھر جواب اذان کا دے یعنی جو کچھ موذن کہے آپ بھی وہ کہے مگر جب موذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ
اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے چاہیے سننے والا جواب دے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنی نہیں پھر سکتا
گناہ سے اور نہ قوت ہے نیک کام کرنے کی مگر اللہ کی مدد سے اور صبح کے وقت جب موذن اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ
مِّنَ النَّوْمِ کہے سننے والا کہے صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ یعنی سچ کہا تو نے اور نیک کہا تو نے اور
اقامت میں بھی چاہیے مثل اذان کے جواب دے اور جب قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہے یعنی مقرر قائم ہوئی نماز
سننے والا کہے اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا یعنی قائم رکھے اللہ نماز کو اور ہمیشہ رکھے اسکو
اور جب اذان سے فارغ ہو دعا اذان کی کہ آگے آتی ہے پڑھے اور بعض الفاظ اذان کی تفصیل آگے بیان
کیے جاوینگے حدیث میں وارد ہوا کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ موذن ہم پر بزرگی رکھتے ہیں حضرت نے فرمایا
جو کچھ موذن کہتے ہیں تم بھی کہو جب تمام کر دو پس جو کچھ مانگو گے پاؤ گے حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم
تھے ساتھ حضرت کے پس کھڑے ہوئے بلال اذان کہنے کے لیے جب فارغ ہوئے حضرت نے فرمایا جو کوئی مثل
اسکے کہے خلوص سے یعنی جواب اذان کا دے داخل ہوگا جنت میں اور فرمایا حضرت نے جو کوئی کہ
سنکے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا الْوَسِيْلَةَ
وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ یعنی اے اللہ خداوند صاحب اس دعا
پوری کا اور نماز قائم کا دے تو محمد کو وسیلہ اور بزرگی اور اوٹھا اونکو مقام محمود میں کہ وعدہ کیا ہے تو نے واجب ہوئی
واسطے اوسکے شفاعت میری دن قیامت کے فائدہ فقہا نے لکھا ہے کہ جب اذان سنے جواب دے اسکا اور قدم بھی
دھرے یعنی جس وقت سنے ساتھ ہی مسجد کی طرف واسطے نماز کے روانہ ہو اور جس کام میں ہو اوسکو چھوڑ دے بزرگان دین کا یہ حال
تھا کہ بعضے اونمیں کام لوہار کا کرتے اور جو ہتوڑا اوٹھاتے اور اذان سنتے پھر اوسکو لوہے پر نہ مارتے اور جو کوئی
کام سوئی کا کرتا اور سوئی چمڑے میں ڈالتا اور اذان سنتا پھر نہ نکالتا اور مسجد کی طرف جاتا ہوتا اور آواز اذان سے
ندائے قیامت یاد کرتے اور جانتے جو کوئی آواز اذان پر دوڑیگا اسکو قیامت کی منادی سے سوائے خوشخبری کے کچھ
نہ پہونچیگا اور اگر اپنے دل کو آواز اذان سے خوش پاوے یقین سمجھے کہ قیامت کی آواز سے بھی خوش ہوگے فائدہ